Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

## محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۱ نومبر۔ محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے۔ خدا کے فضل سے جو عارضہ دمہ کی تکلیف تھی اسکو فرق ہے۔ باقی دل کی حالت ابھی تک خاص تسلی بخش نہیں بہت آہستہ آہستہ حالت میں فرق پڑ رہا ہے۔ ابھی تک خود بیٹھنے نہیں لگے۔ دو چار آدمی سہارے سے ذرا سا بٹھاتے ہیں۔ خاص طور پر دعا کے لئے درخواست کر دیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے۔ اور ہر مزید تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اور صحت عطا فرمائے

## پاکستانی گندم امریکہ کی گندم کے مقابلہ میں سستی پڑتی ہے۔

### ہندوستانی ہائی کمشنر کا قیمت کی زیادتی والا عذر صحیح نہیں

کراچی ۱۱ نومبر۔ پاکستان کی طرف سے ہندوستان کو ایک لاکھ ۷۵ ہزار ٹن گندم کی جو پیشکش کی تھی۔ اور اس نے مسترد کر دی تھی۔ اس کے متعلق ہندوستان کے ہائی کمشنر نے یہ کہا تھا۔ کہ یہ پیشکش قیمت کی زیادتی کی وجہ سے رد کی گئی ہے۔ آج کراچی میں ایک سرکاری اعلان میں ان کے بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا کہ ان کا بیان صحیح نہیں۔ کیونکہ شمالی ہندوستان میں پاکستان کی گندم کی قیمت زیادہ سے زیادہ ۱۸ روپے ۵ آنے ہوگی۔ لیکن امریکہ کی گندم یہاں پہونچ کر اس سے بھی ایک روپیہ فی من زیادہ پڑے گی۔ اس کے علاوہ ہندوستان جو گندم امریکہ اور اوجن ٹائن سے منگائے گا۔ اس کے لئے اسے ڈالر میں قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ یہ امر یاد رہے کہ پاکستان نے گندم کی پیشکش اس فیصلے کے مطابق کی تھی۔ کہ وہ سب سے پہلے ہندوستان کو اس کی پیشکش کرے گا۔ اور اس کے بعد کسی اور کو دے گا۔

— لیک سکسیس ۱۱ نومبر۔ اتحادی قوموں کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے امید ظاہر کی ہے کہ شمالی لینڈ میں وہاں کے باشندوں کا جو مشاورتی بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سکیم کو دیانتداری سے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

— راولپنڈی ۱۱ نومبر۔ ضلع راولپنڈی کے گاؤں حسن ابدال میں امداد باہمی کی لائنوں پر اونی کپڑے کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ مغربی پنجاب کا محکمہ صنعت اس کے قیام

## مشیر لیگ کے عہدہ دار نہ بنائے جائیں

کراچی ۱۱ نومبر۔ پاکستان مسلم لیگ کی نگرانی کمیٹی نے آج اپنے ایک اجلاس میں بہت غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ حکومت کے ساتھ مشیر کے عہدے پر متمکن ہوں۔ انہیں آئندہ کے لئے مسلم لیگ میں کوئی عہدہ سنبھالنے کی اجازت نہ ہوگی۔ فیصلے میں کہا گیا ہے۔ کہ گو مشیر وزیروں کے برابر نہیں ہیں۔ تاہم وہ ایگزیکٹو اختیارات کے مالک ضرور ہوتے ہیں۔

# ۱۹۵۰ء کے آخیر تک پاکستانی افواج کے تمام برطانوی افسران کو فارغ کر دیا جائیگا۔

## اہل اور موزون نوجوانوں کو فوجی خدمات کیلئے آگے آنا چاہیئے

### کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی کی پریس کانفرنس

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۱ نومبر۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی نے آج یہاں اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پریس سے اپیل کی کہ وہ قوم کے اہل اور لائق نوجوانوں کو ہر ممکن طریق سے ترغیب دلائیں کہ وہ اپنی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے اپنے آپ کو فوجی خدمات کے لئے پیش کرنے میں قطعاً کوئی باک محسوس نہ کریں۔

آپ نے بتایا کہ اس وقت فوجی افسران کی مزید بھرتی کے سلسلہ میں ایک بڑی دقت یہ پیش آرہی ہے۔ کہ اہل اور لائق نوجوان جو فوج میں افسری عہدوں پر فائز ہو کر کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتے ہیں آگے نہیں آرہے ہیں۔ چنانچہ ابھی تک جن اہل اور موزوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو فوجی خدمات کے لئے پیش کیا ہے۔ ان کی تعداد اصل ضروریات کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔ آپ نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ قوم کے نوجوانوں کی تربیت شروع ہی سے اس رنگ میں کی جائے۔ کہ وہ اپنی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے اپنے چال چلن اور اطوار کو اس رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں کہ آگے چل کر وہ قوم و ملک کی ہر ضرورت کو پورا کر سکیں۔ اور بالخصوص فوج میں افسری عہدے سنبھال کر اپنی افواج کی حسن کارکردگی کو چار چاند لگانے کا موجب بنیں۔ کیونکہ فوجوں کی حسن کارکردگی کا تمام تر دار و مدار لائق افسران پر ہی ہوتا ہے۔ جہاں تک حسن کارکردگی کا تعلق ہے۔ ہم اپنی افواج کو بلند ترین معیار پر پہونچا کر اس معیار کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں کامیابی اسی وقت ہی میسر آسکتی ہے۔ کہ جب ہمیں اہل ترین افسران میسر آتے چلے جائیں (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

## سٹالین کا جانشین

لنڈن ۱۱ نومبر۔ مارشل سٹالین کی عمر اب ستر سال ہے۔ یہ امر کہ اسکے بعد اس کا جانشین کون ہوگا سخت توجہ کا باعث بنی ہوئی ہے اخبارات کمیونسٹ پارٹی کے چیف "میلن کوو" کا نام لے رہے ہیں سابق امریکی سفیر جنرل بیڈل سمتھ کا کہنا ہے یہ بھی عجب نہیں کہ شاید کوئی غیر معروف ہستی ناگہانی طور پر اقتدار

## والٹن کے ہوائی اڈے پر آقائے محمد تقی فلسفی کا پرتپاک خیر مقدم

### ۱۳ نومبر کو آپ ایک جلسہ عام کو خطاب کریں گے

لاہور ۱۱ نومبر۔ ایران کے مشہور عالم دین محمد تقی فلسفی آج ایک بجے دوپہر ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور تشریف لائے۔ والٹن کے ہوائی اڈے پر استقبالیہ کمیٹی کے ممبران کے علاوہ، ملٹری سول اور فوجی حکام شیعہ علماء اور اکابرین کی ایک بڑی جماعت نیز لاہور شہر کے دیگر معززین اور عوام سینکڑوں کی تعداد میں آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہوائی جہاز کے نمودار ہوتے ہی فضا اسلام اور دنیائے اسلام زندہ باد" علامہ فلسفی زندہ باد" "شہنشاہ ایران زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ پاکستان نیشنل گارڈز کے ایک دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد استقبالیہ کمیٹی کے ممبران سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔ تعارف سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے نعرے لگانے والے ہجوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کے جوش و خروش اور خلوص کی میں قدر کرتا ہوں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

## سوئٹزرلینڈ کے سفارتی وفد کی آمد آمد

کراچی ۱۱ نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ سوئٹزرلینڈ سے پہلا سفارتی وفد آئندہ تین ہفتوں کے اندر اندر پاکستان کے ساتھ دوستانہ اور تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے کراچی پہونچ جائے گا۔ سوئٹزرلینڈ کے آزمودہ کار مدبر مسٹر کلیمنٹ روز دینو کو اس وفد کے لیڈر ہونگے جو پہلے لنڈن میں پاکستانی ہائی کمشنر سے گفتگو کریں گے۔ اور اس کے بعد اس ماہ کی ۲۰ تاریخ تک کراچی آجائیں گے۔ پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے کی غرض سے مسٹر روز دینو کو سوئٹزرلینڈ کے تاجروں سے پہلے ہی گفتگو کر چکے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدہ ہو جانے کے بعد سوئٹزرلینڈ پاکستان کو اپنے کارخانوں کا بنا ہوا سامان اور پاکستان اس کے عوض بناسپتی گھی کی تیاری میں کام آنے والی اشیا اور زرعی پیداوار بھیجے گا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کیپٹل کو اپریٹو پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگس میں طبع کر کے ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# جلسہ سالانہ پر قادیان جانے والی پارٹی

## خواہشمند دوست اپنے نام پیش کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

تجویز کی گئی ہے کہ قادیان کے اس جلسہ پر جو دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا پچاس دوستوں کی ایک منظم پارٹی عارضی پرمٹ پر قادیان بھجوائی جو تین چار دن قادیان ٹھہر کر واپس آجائے گی۔ یہ پارٹی حکومت مغربی پنجاب کی اجازت اور وساطت سے قادیان بھجوائی جائے گی، اور اسی طرح حکومت ہند کی اجازت بھی ضروری ہوگی۔ اور گو ابھی تک نہیں کہا جاسکتا کہ اس پارٹی کو قادیان جانے کی اجازت ملے گی یا نہیں۔ لیکن احتیاطاً ضروری ہے کہ ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے تیاری مکمل کرلیں، سو جو دوست اس پارٹی میں شامل ہونا چاہیں وہ مجھے اپنا نام اور ضروری کوائف لکھ کر بھجوادیں، لیکن ایسے دوستوں کو مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) یہ پارٹی غالباً پچاس افراد پر مشتمل ہوگی۔ جن میں سے بعض بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مبلغ ہوں گے۔ اور بعض دوسرے مبلغ ہوں گے۔ اور بعض ایسے دوست ہوں گے۔ جو عرصہ دراز سے قادیان نہیں جاسکے۔ اور بعض وہ دوست ہوں گے۔ جن کے قریبی عزیز اس وقت قادیان میں مقیم ہیں وغیرہ ذالک پس لازماً ہمارا انتخاب بہت محدود ہوگا۔ اس لئے جو دوست درخواست دیں انہیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ان کی درخواست بہرحال منظور ہو جائے گی۔

(۲) جو دوست اس پارٹی میں شامل ہوں گے انہیں جلسہ ربوہ کی شرکت سے محروم رہنا پڑے گا۔ کیونکہ اس سال قادیان کا جلسہ سالانہ اور ربوہ کا جلسہ سالانہ ایک ہی تاریخوں میں منعقد ہو رہے ہیں۔

(۳) اگر یہ ضروری سمجھا گیا۔ کہ اس پارٹی کے اخراجات شامل ہونے والے دوستوں پر ڈالے جائیں تو ہر دوست کو ایسے اخراجات کا بوجھ خود برداشت کرنا ہوگا۔ سوائے ایسے غریب دوستوں کے جن کے لئے یہ خرچ تکلیف مالا یطاق کا رنگ رکھتا ہو۔

پس اوپر کی تین شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے جو دوست اس پارٹی میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مجھے بہت جلد اپنی درخواست بھجوادیں۔ درخواست میں (۱) اپنے نام (۲) اپنی ولدیت (۳) اپنی سکونت اور موجودہ پتہ اور (۴) استحقاق کا اندراج ہونا چاہیئے۔ استحقاق سے مراد یہ ہے۔ کہ انہیں اس بات کی صراحت کرنی چاہیئے کہ وہ کس وجہ سے اس پارٹی میں شمولیت کا حق رکھتے ہیں۔ آیا ان کا کوئی قریبی رشتہ دار قادیان میں ہے یا وہ عرصہ دراز کے بعد کسی بیرونی ملک سے واپس آئے ہیں۔ یا اسی قسم کا کوئی اور حق جو قابل قبول اور قابل ترجیح سمجھا جائے۔

یہ بات بھی بیان کر دینی ضروری ہے کہ ابھی تک حکومت کی طرف سے اس پارٹی کی اجازت نہیں ملی۔ اور اس پارٹی کا جانا لازماً اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اجازت مل جائے، نیز یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہر درخواست کنندہ کو اجازت دے دی جائے بلکہ زیادہ درخواستوں کی صورت میں لازماً محدود انتخاب کرنا ہوگا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۴۹/۱۱/۳

## قادیان روپیہ بھیجنے والے دوست توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے تاحال ہندوستان اور پاکستان کے درمیان شرح تبادلہ کا فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے روپیہ آنے جانے میں عارضی روک پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس کا اثر لازماً ہمارے قادیان کے درویشوں اور ان کے رشتہ داروں پر پڑ رہا ہے۔ اور فریقین روپیہ نہ پہنچنے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اس کے متعلق فی الحال یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی صاحب نے پاکستان سے قادیان روپیہ بھجوانا ہو۔ تو یہ روپیہ وہ میرے دفتر میں ضروری تفصیل کے ساتھ جمع کرادیں۔ اس کے مقابل پر وہ روپیہ جو قادیان کے بعض درویشوں نے امیر صاحب قادیان کے پاس اس غرض کے ماتحت جمع کرایا ہوا ہے۔ کہ ان کے عزیزوں کو پاکستان بھجوا دیا جائے کاٹ لیا جائے گا۔ اور انشاء اللہ اس طرح آپس میں رقوم کا حسابی تبادلہ ہونے سے فریقین کے لئے سہولت پیدا ہو جائے گی۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

# مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرمالیں

خدام الاحمدیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں اور بہت سی بنیادی تبدیلیاں فرمائی ہیں وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کی آمد کے متعلق بھی فیصلہ فرمایا ہے کہ آئندہ مجلس خدام الاحمدیہ کا بجٹ خدام کو ہی پورا کرنا پڑے گا اور اس کے لئے حضور نے خود ہی ماہانہ چندہ کی شرح مقرر فرما دی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:

(۱) برسر روزگار خدام سے (تاجر۔ ملازم اور زمیندار پیشہ) ان کی ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ (۲) کالجوں کے طلبہ سے ۴/ ماہوار (۳) ہائی کلاسز کے طلبہ سے ۲/ ماہوار (۴) مڈل کلاسز طلبہ سے ۱/ ماہوار (۵) پرائمری کلاسز کے طلبہ سے ۱/ ماہوار۔

یہ کم سے کم شرح ہے جو ہر خادم کو ادا کرنی ہے۔ حضور کے اس اعلان کے بعد اب سیکرٹریان مال خدام الاحمدیہ کا فرض بہت زیادہ ہو گیا۔ انہیں پہلے کی نسبت زیادہ تندہی سے کام کرنا پڑے گا اور چندوں کی باقاعدہ وصولی کی طرف زیادہ توجہ دینی ہوگی۔

مجلس کے سپرد عنقریب بہت سے نئے کام ہونے والے ہیں۔ اگر ہمارا بجٹ اپنی پوری پوری شرح سے باقاعدہ وصول ہوتا اور مرکز میں بروقت پہنچتا رہے تو انشاء اللہ ہمیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔

جملہ قائدین اس امر کو بھی خاص طور پر مدنظر رکھیں کہ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۴۰-۱۳۹ کے مطابق مہتمم مال کا فرض ہے کہ وہ نادہند ارکان اور مجالس کے نام صدر مجلس کے سامنے بغرض کارروائی پیش کرے اب جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اور اب حضور خود ہر قسم کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ مجالس اور عہدیداران مجالس کو زیادہ توجہ سے اپنے فرائض کی ادائیگی کا فکر کرنا چاہیئے۔

پس جملہ مجالس مذکورہ بالا شرح کے مطابق خدام سے ان کے ماہانہ چندہ کا بجٹ بنا کر دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ میں ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء تک بھجوادیں اور پھر اس کے مطابق وصول کر کے رقوم ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔ مہتمم مال کو ہر ماہ کے آخر میں آمد و خرچ کا گوشوارہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا نام نادہند ارکان یا مجالس میں آجائے۔ — مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

## فرائض کے ساتھ نوافل

شریعت اسلامیہ نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی رکھے ہیں جو ایک طرف فرائض کی کمی کو پورا کرتے ہیں تو دوسری طرف بلندئ درجات کا بھی موجب ہوتے ہیں۔ نماز ایک اہم فرض ہے۔ اس کے ساتھ سنتیں اور نوافل مقرر کر دیئے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے اور نفل کے طور پر صدقات رکھ دیئے ہیں اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اہم فرائض کی ادائیگی میں غفلت نہیں ہوتی۔ دوسرے صدقات انسان کے روحانی ارتقاء کے حصول کے ممد و معاون ہوتے ہیں۔

صدقہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ صدقے کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا کوئی مقررہ حکم نہیں کہ اس قدر دیا جائے۔ ہاں ترقی ایمان اور اصلاح نفس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اپنے بچے ہوئے مال سے اپنی مقدور کے مطابق غریبوں پر خرچ کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ کا اس پر ایسا عمل تھا کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ رقم بطور صدقہ دیتے رہنے کی ضرور عادت ڈالے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کا اس پر بھی بہت کم عمل رہ گیا ہے۔ احمدیہ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس اسوہ کو اپنے اندر قائم رکھے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے

سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ایسے امور کے متعلق وقتاً فوقتاً جماعتوں کو یاد دہانی کراتے رہیں تاکہ اس طرح فرائض کی کمی ساتھ کے ساتھ پوری ہوتی رہے اور یہ نیکی کا جذبہ زندہ و قائم رہے۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "مساکین" کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ جس میں ایسی رقوم داخل کی جاتی ہیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)



تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۸ نومبر میں صفحہ ۲ پر جو اعلان نکاح شائع ہوا ہے اس کی سطر ۲ میں غلطی سے کیپٹن محمد اسحٰق صاحب کا نام دو دفعہ لکھا گیا ہے اصل عبارت یہ ہے:۔ "جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری"

روزنامہ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء

# دین رحمت ہے

مذہب امن و سلامتی کا حامی ہے۔ کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جو کسی طرح کے فتنہ و فساد کی حمایت کرتا ہو۔ آپ کسی مذہب کے پیرو سے دریافت کریں۔ وہ یہی کہے گا۔ کہ اس کا مذہب فتنہ و فساد کا استیصال کر کے دنیا پر صلح و محبت پھیلانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے مذہب کے اصولوں کی برتری اس لحاظ سے بھی ثابت کریگا۔ کہ ان اصولوں کے اختیار کرنے سے کس طرح باہمی محبت اور پیار کے جذبات نشوونما پاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مذاہب بھی جن کی بنیاد بت پرستی یا دہریت پر ہے۔ جیسا کہ بہت سے ایسے فرقے دنیا کے مختلف حصوں میں اس وقت موجود ہیں۔ یہی تلقین کرتے ہیں۔ کہ انسانوں کو باہم صلح و صفائی سے زندگی بسر کرنا چاہیے۔ پھر وہ لوگ بھی جو کسی مذہب پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ بلکہ اعتقادی لحاظ سے لامذہب کہلاتے ہیں۔ اور عقل کو ہی انسان کا رہنما سمجھتے ہیں۔ وہ بھی عقلاً فتنہ و فساد کو برا سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق بھی دنیا کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا میں امن کی فضا قائم ہو۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح دو انسانوں کی ظاہری شکل و صورت مختلف ہوتی ہے۔ حالانکہ سب کے اعضاء ایک طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف انسانوں کے خیالات اور اعتقادات بھی باوجود بنیادی اصولوں کی یکسانی کے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ایک مذہب بلکہ ایک ہی مذہب کے ایک ہی فرقے کے دو انسان بھی آپ کو ایسے نہیں مل سکتے۔ جو ایک ہی مسئلہ میں کچھ اختلاف خواہ وہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو نہ رکھتے ہوں۔ جس طرح مختلف انسانوں کے اعضاء ناک۔ آنکھ ہونٹ وغیرہ گو ایک ہی طرح کے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان میں فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح خواہ دو آدمی ایک دین کے پابند ہوں۔ پھر بھی ایک کا نقطۂ نظر دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ کہ جو سب کے نزدیک مسلمہ ہے۔ اور کوتاہ سے کوتاہ نظر انسان بھی اس کو سمجھنے سے قاصر نہیں سمجھا جا سکتا۔

اس کا نتیجہ یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اس اختلاف اعتقادات کو بجنسہٖ قبول کر لیں۔ کیونکہ اعتقادات میں مکمل یکسانی جب پیدا ہونا ہی ناممکنات سے ہے۔ تو اس کے پیدا کرنے کے لئے کسی قسم کا جبر اختیار کرنا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ گو صلح و محبت سے اعتقادات میں ممکن یکسانی پیدا کرنے کی کوشش کرنا برا نہیں ہے۔ لیکن دنیا میں ایسے بیوقوف انسان بھی ہوتے ہیں۔ جو اختلاف رائے کو خاص کر مذہبی معاملات کے اختلاف کو بزور بازو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی غیر فطری چیز ہے۔ جو دنیا میں فتنہ و فساد کا منبع ہے۔ دنیا میں جتنے جھگڑے۔ جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ ان کا اکثر حصہ اس غلط طرز عمل کا نتیجہ ہیں۔ کہ ایک انسان بر خود غلط طور پر یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ کسی معاملہ میں جو اسکی رائے ہے۔ وہی دوسرے کی ہونا چاہیئے۔ اور وہ اپنی رائے پر دوسرے کو لانے کے لئے جبری طریقے استعمال کرتا ہے۔

کتنا افسوسناک امر ہے۔ کہ وہی مذہب جو دنیا میں امن و صلح کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے بعض لوگ اس مذہب کو دوسروں پر ظلم و ستم کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اور اپنے دل میں سمجھتے ہیں کہ ہم ملک و قوم کے لئے اچھا کام کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ مرض اس حد تک بڑھ جاتا ہے۔ کہ ایسے جابر لوگ یہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اعتقادات دوسروں پر ٹھونسنے سے خود ان کا بھلا کر رہے ہیں۔ اور ان کی اخروی نجات کا سامان کر رہے ہیں۔ چنانچہ ازمنہ وسطی میں یہ خیال مذہبی فرقہ داری کا ایک نمایاں اور ضروری اعتقادی جزو بن گیا تھا۔ اور ان وقتوں میں انسان نے انسان پر جتنے ظلم و ستم مذہب کے نام پر توڑے ہیں۔ ان کی داستان اتنی المناک ہے۔ کہ اس کا خیال بھی کپکپا دیتا ہے۔

یورپ کے عیسائی فرقوں کے ایک دوسرے پر یہی مظالم ہی تھے۔ جنہوں نے بہت سی روحوں کو سرے سے مذہب ہی سے متنفر کر دیا تھا۔ اور یہ فرقہ وارانہ ناروا داری ہی تھی جو دراصل جس نے مغربی اقوام کو لادینی کی آغوش میں دھکیل دیا تھا۔ بلکہ یہ اثر آج تک چلا جاتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ مذہب سے نفور ہیں۔ وہ سب سے بڑی وجہ یہی بتاتے ہیں۔ کہ مذہب انسانوں کو متحارب فرقوں میں تقسیم کر دیتا ہے جس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ دنیا میں جتنے فساد ہوئے ہیں۔ وہ مذہب ہی نے کرائے ہیں۔ اس لئے مذہب لائق نفرت چیز ہے۔ ازمنہ وسطی کے عیسائی فرقوں کی باہمی آویزش ہی تھی۔ جس نے یورپ میں سیکولر تحریک کا آغاز کیا۔ اور جو اب اتنی مستحکم ہو چکی ہے۔ کہ کوئی حکومت جو لادینی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی وہ غیر مہذب حکومت سمجھی جاتی ہے۔

ہمارے لئے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ دین اسلام جس نے دراصل سب سے پہلے اور نہایت زوردار الفاظ میں مذہبی اختلافات کی بنا پر ظلم و ستم اور جبر کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ آج وہی دین اسلام مذہبی جبر و اکراہ کے لئے سب سے زیادہ بدنام ہے۔ اگرچہ لا اکراہ فی الدین اسلام کا نمایاں ترین اصول ہے۔ اور جس قدر اسلام نے اس پر زور دیا ہے۔ اس قدر نہ کسی اور مذہب نے دیا ہے۔ اور نہ خود اسلام نے توحید و رسالت کے بعد کسی دوسرے مسئلہ پر اتنا زور دیا ہے۔ پھر بھی یہ کس قدر حیرت ہے۔ کہ آج اسلام پر اعتراض کرنے والے سب سے پہلا اعتراض یہی کرتے ہیں۔ کہ وہ جبر سے پھیلایا گیا ہے! یہ کتنی ستم ظریفی ہے۔ کہ جس اسلام نے مذہبی امور میں جبر و اکراہ کا قلع قمع کرنے کی اتنی تاکید کی ہے۔ وہی اسلام آج اس جرم کے لئے مورد اعتراض بن رہا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ بے شک اسلام پر یہ اعتراض کرنے والے اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ لیکن صرف اتنی بات ہی نہیں ہے۔ بیشک تعصب بھی ایک حد تک اس کا ذمہ وار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ یہ خاص اعتراض ہی اسلام پر کیوں اتنے زور سے کیا جاتا ہے۔ کیا عیسائی کہلانے والوں نے ایک دوسرے پر ظلم نہیں کئے۔ کیا انہوں نے غیر مذاہب والوں پر ستم نہیں توڑے۔ کیا عیسائیوں کے علاوہ دوسرے مذاہب والوں نے اپنے سے غیر مذہب والوں پر ظلم نہیں کئے۔ ہندوستان ہی کی تاریخ دیکھئے۔ ہندوؤں نے بدھوں پر مذہب کے نام پر کیا کچھ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے سرزمین ہند سے ہی بدھوں کا نام و نشاں مٹا دیا۔ لیکن نہ کوئی عیسائیت پر اور نہ برہمنی مذہب پر اس شد و مد سے جبر و اکراہ کا الزام لگاتا ہے۔ جس شد و مد سے اسلام پر غیر مذاہب والے لگاتے ہیں۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے؟ جہاں تک ہم نے اس امر پر غور کیا ہے۔ ہم اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اسکی زیادہ تر وجہ خود مسلمانوں کی صحیح تعلیم اسلام سے بے خبری ہے۔ اور اس بے خبری کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ان کی طرز تبلیغ وہ نہیں۔ جو اسلام سکھاتا ہے۔ اول تو کچھ صدیوں سے مسلمانوں کی توجہ ہی تبلیغ کی طرف سے ہٹ گئی ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آج تک یہی حالت چلی جاتی ہے۔ پھر غضب یہ ہے۔ کہ اگر کبھی جوش تبلیغ اٹھتا بھی ہے۔ تو سب سے پہلے جہاد سے شروع کرتے ہیں۔ اور جہاد کا مطلب زیادہ تر جہاد بالسیف ہی سمجھتے ہیں۔ کتنی حیرت ہے۔ کہ وہ لوگ جو ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام دنیا کے لئے رحمت ہے۔ دوسری طرف جب تبلیغ اسلام کا معاملہ درپیش ہوتا ہے۔ تو بلا تکلف کہہ دیتے ہیں۔ کہ اسلام کا منتہائے مقصود بزور شمشیر اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنا ہے۔ اب خواہ حقیقت میں اسلام دنیا کے لئے کتنا بھی رحمت کیوں نہ ہو۔ اسلام کی یہ توضیح سنکر کون ہے جو اسکو دنیا کے لئے رحمت ماننے پر تیار ہوگا۔

دنیا پر حکومت الٰہیہ قائم کرنا بے شک بڑا اعلیٰ مقصد ہے۔ بلکہ مقصد المقاصد ہے۔ اور یہ بھی ہم مانتے ہیں۔ کہ اسلام کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی ہر قسم کی زندگی پر اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کر دے۔ لیکن خدا کے لئے ذرا غور فرمایا جائے۔ کہ شمشیر کے ذریعہ اس کو دنیا پر قائم کرنے سے اسلام کا کیا تعلق ہے؟ اور پھر بتایا جائے۔ کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے۔ جو ایسے مذہب کو خوشی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جس کی تبلیغ کا اولین اصول یہ ہو۔ کہ بزور شمشیر کسی باطل نظام کا حکومتی اقتدار چھین کر ایسے انوکھے صالحین کے ہاتھوں میں دے دیا جائے۔ جو دوسرے باطل نظاموں کے مٹانے کے لئے تلواریں سونت کر حملہ بول دیں۔ یہ فاشزم ہے یا اسلام ہے؟ آخر ایسے اسلام کو کون قبول کر سکتا ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اسلام پر رحم کرے۔ اور اسکو ایسے علماء سے محفوظ رکھے۔

## "حفاظت مرکز"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حضور کا فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء چندہ حفاظت مرکز کے بارے میں ہر ماہ ہر جماعت کو روانہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ خطیب صاحبان یا امراء یا صدر صاحبان کم از کم ہر ماہ ایک بار مذکورہ بالا خطبہ بلجود یا دوبارہ جماعت کو سنا دیا کریں۔ امید ہے۔ اسکی تعمیل ہوتی ہوگی۔

اس ماہ پھر اس خطبہ کی ایک کاپی بھجوائی جا رہی ہے۔ تمام جماعتوں کے عہدہ داران مال کا فرض ہے۔ کہ وہ اس خطبہ کو اس ماہ بھی اور پھر ہر ماہ اپنی جماعت کے احباب میں سنائیں۔ اور جن احباب نے اپنے وقف آمد یا وقف جائیداد کے وعدوں کی رقوم ابھی تک ادا نہ کی ہوں۔ فوراً ان سے وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ (ناظر بیت المال)

# پیشگوئی اِسمُہٗ احمد

## (۵)

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ (سورہ صف ع)

تقریر ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو آپ نے اپریل ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی:۔

اسمہٗ احمد والی پیشگوئی (جو اس وقت زیر بحث ہے) میں جس احمد کی خبر دی گئی ہے۔ اس میں مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ کہہ کر وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ اس جگہ احمد سے مراد خدا تعالیٰ کی ہستی نہیں۔ بلکہ آنے والا احمد رسول ہوگا۔ جو محمدؐ کے صحیح مقام اور آپ کے بے نظیر اوصاف و فیوض سے اتم اور اکمل طور پر فیض حاصل کر کے دلی جذبات سے لبریز ہو کر اعلان کر رہا ہوگا۔

الف:۔ "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبیؐ جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں"۔

ب۔ "اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی"۔

ج:۔ "وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے"۔

د:۔ "کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے"۔

ھ:۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔

و:۔ ہم کیا ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی ہے اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبیؐ کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے رہیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

ز:۔ شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

"ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۹، ایڈیشن اوّل)

ح:۔ "میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

حضرت عیسٰےؑ کی زبانی احمد نام والے نبی کی خبر دے کر اس طرف بھی توجہ دلانا مقصود تھا کہ مُبَشِّر (بشارت دینے والا) اور مُبَشَّر (جس کی بشارت دی گئی) یعنی حضرت عیسٰےؑ اور احمد موعود کے حالات اور واقعات ایک دوسرے کے حالات اور واقعات سے بہت حد تک آپس میں ملتے جلتے ہوں گے جیسے:۔

الف:۔ حضرت عیسٰےؑ جیسے موسوی شریعت کے آخری عظیم الشان خلیفہ تھے۔ اسی طرح آنے والا احمد بھی محمدی سلسلہ کے لئے عظیم الشان خلیفہ ہوں گے۔

ب:۔ جس طرح حضرت عیسٰےؑ موسوی شریعت کے تابع تھے۔ اسی طرح آنے والا احمد محمدیؐ شریعت کے تابع ہوں گے۔

ج:۔ جس طرح حضرت عیسٰےؑ اپنے سلسلہ کے ابتدائی نبی حضرت موسیٰؑ سے ۱۳۰۰ سال بعد آئے تھے اسی طرح احمدؑ رسول بھی اپنے متقدّا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۳۰۰ سال بعد آئیں گے۔

ایک متفکر اور خشیت اللہ سے لبریز دل رکھنے والے کے لئے یہ بات کس قدر سامان رشد اپنے اندر رکھتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰؑ تھے۔ آپ اپنے مثیل سے ۱۹۰۰ سال بعد مبعوث کئے گئے۔ احمد رسول مثیل عیسٰےؑ تھے آپ بھی اپنے مثیل سے ۱۹۰۰ سال بعد مبعوث کئے گئے۔ حضرت موسیٰؑ کا آخری عظیم الشان خلیفہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آپ سے ۱۳۰۰ سال بعد مبعوث کئے گئے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عظیم الشان خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (احمد رسول) آپ سے ۱۳۰۰ سال بعد مبعوث کئے گئے

کیا ان مثیلوں اور ان کے زمانوں کے تطابق میں خدائی عظیم الشّان تصرف نظر نہیں آتا۔ کیا کسی معین وقت پر پیدا ہونا کسی انسان کے بس میں ہے ہرگز نہیں بلکہ خلق کل شیئٍ فقدرہ تقدیرا یہ تقدیر خداوندی ہے

د:۔ جس طرح حضرت عیسٰےؑ ایسے وقت میں آئے تھے جبکہ قوم یہود ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ اسی طرح حضرت احمدؑ بھی ایسے وقت میں آنے والے تھے جبکہ مسلمان قوم کی بجائے ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہوگی۔

ھ:۔ حضرت عیسٰےؑ کی بعثت کے وقت قوم یہود دو بزرگ ہستیوں (حضرت ایلیاؑ اور حضرت عیسٰےؑ) کے منتظر تھے۔ ٹھیک اسی طرح احمد رسول کی بعثت کے وقت کے لوگ دو ہی بزرگ ہستیوں کی آمد کے منتظر ہوں گے یعنی حضرت عیسٰےؑ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام

و:۔ حضرت عیسٰےؑ کی بعثت کے زمانہ میں جس طرح یہود یہ خیال رکھتے تھے کہ ایک مصلح آسمان سے نازل ہوگا اور دوسرا ہادی پیدا ہوگا۔ اسی طرح احمد رسول کی بعثت کے وقت لوگوں کا خیال ہوگا کہ ایک مصلح (حضرت عیسٰےؑ) آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور دوسرے بزرگ امام مہدی پیدا ہوں گے۔

ز:۔ حضرت عیسٰےؑ کے وقت جیسے ان کی قوم کا خیال غلط نکلا اور بجائے ایلیاء کے آسمان سے اترنے کے مثیل ایلیا آ گیا۔ اسی طرح احمد موعودؑ کے زمانہ کے لوگوں کا خیال غلط ثابت ہوگا اور کوئی عیسٰےؑ آسمان سے نازل نہ ہوگا بلکہ ان کا مثیل آئے گا

ح:۔ جس طرح مثیل ایلیا سے لوگوں نے دشمنی کی اور اس پر جھوٹے فتوے لگائے اور جھوٹے مقدمات کر کے پھانسی دلانے کی تدابیر کیں اور آپ کو حکومت کا باغی قرار دیا۔ اسی طرح امت محمدیہ میں آنے والے احمد مثیل عیسٰےؑ کے ساتھ کیا جائیگا۔

ط:۔ جیسے حضرت عیسٰےؑ جمالی صفت کے نبی تھے۔ ایسے ہی آپ کی بشارت کے مطابق آنے والے احمدؑ جمالی صفت کے نبی ہونیوالے تھے۔

ی:۔ ان تمام باہمی مشابہتوں کی وجہ سے حضرت عیسٰےؑ کی بشارت کے مطابق آنے والے احمدؑ نبی کا نام بھی اللہ تعالیٰ نے عیسٰےؑ رکھ دے گا۔ اور اس وجہ سے وہ مسیح موعود یا مثیل مسیح کہلائے گا۔

یہ تمام امور ایسے ہیں جو بحیثیت مجموعی کسی طرح بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں نہیں پائے جا سکتے۔ اس لئے حق بات یہی ہے کہ احمد نام والے نبی کی بشارت حضرت عیسٰےؑ ہی دے سکتے تھے۔ کیونکہ دونوں نبی ایک ہی طبیعت اور ایک ہی کیفیت اور ایک ہی قسم کے حالات سے دوچار ہونے والے اور ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ احمدیت بھی محمدیت سے وجود پذیر ہونے کی وجہ سے اور اس کے زیر احسان آ کر ویسے ہی اپنے اندر نرمی اور خشوع اور خضوع کا پہلو نمایاں طور پر رکھ رہی ہے۔ جیسا کہ یہی خصوصیات نصاریٰ میں پائی جانے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْھُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُھْبَانًا وَّاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ (مائدہ ع ۱۱)

یعنی یہود اور نصاریٰ میں الگ الگ خصوصیات قومی ہیں۔ قوم یہود تو سخت طبیعت ہیں مگر عیسائی قوم نرمی پسند ہیں۔ ان میں تکبر نہیں بلکہ عجز اور انکسار ہے۔

پھر انجیلی تعلیم بھی عیسائیوں کو نرمی اور محبت سے پیش آنے کی تلقین کرتی ہوئی یہاں تک کہتی ہے کہ اگر تیرے ایک رخسار پر کوئی تھپڑ مارے تو تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے تا اگر وہ اس پر بھی مارنا چاہے تو مار لے۔

احباب کرام! حضرت عیسٰےؑ کے موعود احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی جماعت کو نرمی اور محبت کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ ان صورتوں میں تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو کہ نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش ہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو"۔ (کشتی نوح صفحہ ۳۷)

(باقی)

## پتہ مطلوب ہے

حکیم گلزار احمد صاحب ولد منشی شاہ نواز موضع کھرڑ ضلع انبالہ کے موجودہ پتہ پوسٹ مین قدرت اللہ صاحب ڈاکخانہ بغداد الجدید بہاولپور کو درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ یا حکیم صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو صاحب موصوف کو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ وہ بہت پریشان ہیں۔

خاکسار نصیب اللہ خاں سکینہ بی جے۔ ایل
بہاولپور

# یورپینوں کا مستقبل کینیا میں

## مشرقی افریقہ کو برطانوی ڈومینین بنانے کی تجویز

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب واقف زندگی قائم مقام مبلغ انچارج مشرقی افریقہ)

کینیا کالونی میں کئی سال سے ایک جماعت قائم ہے۔ جس کا نام الیکٹرز یونین Electors Union ہے۔ اس کا کام اسمبلی کے ممبروں کی رہنمائی کرنا ہے۔ اس کی طرف سے عنقریب ایک کتاب شائع ہونے والی ہے۔ جس میں کینیا کے سیاسی مستقبل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کینیا میں بسنے والی اقوام کی کیا حیثیت ہوگی۔ اور ان کے کیا حقوق و فرائض ہوں گے۔ اس کے متعلق یونین کے ممبران کے تین سالہ غور و خوض اور بحث و تمحیص کا خلاصہ اسمیں درج ہے۔

ہفتہ وار انگریزی اخبار "دی سنڈے پوسٹ" نیروبی نے اپنے ۱۸ ستمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں اس کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کو درج کیا ہے کتاب کے دس مقاصد میں سے بعض کا ترجمہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

### فیڈریشن

یونین کے اراکین کے ایک حصہ کا خیال ہے کہ کینیا ٹانگانیکا۔ روڈیشیا اور انتہائی جنوبی افریقہ کے درمیان وفاقی تعلقات قائم کر دئیے جانے چاہئیں۔ دوسرے حصے کی رائے میں اس قسم کے باہمی تعلقات میں ہی کینیا کی بقاء کا راز مضمر ہے۔ جب بھی اس کے لئے موقعہ پیدا ہو۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ بہر دست ٹانگانیکا کے ساتھ ملا کر فوراً ہی فیڈریشن قائم کر دینی چاہیئے۔ یونین نے دوسری رائے کی تائید کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان ممالک میں فیڈریشن کے ذریعہ اتحاد پیدا کر کے ٹانگانیکا کو یو۔ این۔ او کی ٹرسٹی شپ سے نکالنے اور برطانوی حکومت میں شامل کرنے کے لئے زور لگانا چاہیئے۔ جب اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ تو ٹانگانیکا کی اراضیات یورپین آبادکاروں کو غیر مشروط طور پر یا ۹۹ سالہ لمبے سال کی Lease پر دی جا سکیں گی۔ یونین مذکور نے ٹانگانیکا گراؤنڈ نٹ سکیم کی پوری پوری حمایت کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت جتنی زیادہ وابستگی ٹانگانیکا سے اختیار کرے گی۔ یو۔ این۔ او کے اثر و اقتدار میں اتنی تخفیف بروئے کار لائی جا سکے گی۔ اور وہ ٹانگانیکا کے معاملہ میں زیادہ دخل اندازی نہ کرنے پائے گی۔ اس کے بعد دوسرا قدم مشرقی افریقہ کو یورپی اقتدار کے ماتحت برطانوی ڈومینین بنا دینے کے لئے اٹھایا جائیگا۔ مشرقی وسطی اور جنوبی افریقہ کے درمیان ممکن العمل حد تک تعاون اور مفاہمت پر خاص زور دیا گیا ہے۔

### بڑے بڑے مقامی عہدے یورپینوں کیلئے

یونین یہ سمجھتی ہے۔ کہ کینیا میں رہنے والے سیٹلرز کو اپنے معاملات خود سلجھانے کے لئے ایک مضبوط مقامی حکومت قائم کرنی چاہیئے۔ جس کے بڑے بڑے عہدے یورپینوں کے سپرد کئے جائیں۔ بڑے سے بڑا قانونی اختیار بھی انہی کے ہاتھ میں ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یونین کی تجویز یہ ہے۔ کہ ضلعوار کونسلوں کو زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ تاکہ وہ زراعت تعلیم حفظان صحت اور تحفظ اراضی وغیرہ شعبہ جات کی براہ راست نگرانی کر سکیں۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس طرز عمل سے نوآبادیاتی دفتر اور بعید مرکزی حکومت سے قطع تعلق ہو جائے گا۔ اور غصب و شکوک کا خاتمہ ہو جائے گا۔

### افریقنوں سے سلوک

یونین کا خیال ہے۔ کہ کینیا کی ترقی میں یورپینوں اور افریقنوں دونو کا حصہ ہے۔ اس لئے لیاقت اور قابلیت کے مطابق ان کو اعلیٰ ترین عہدہ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ افریقنوں کے لئے سب سے مقدم اور قابل توجہ مسئلہ اقتصادیات کا ہے۔ اور وہ اسے سیاسیات کو بازیچہ بنانے سے حل نہیں کر سکیں گے۔ افریقنوں کی سیلف گورنمنٹ کی مخالفت کی گئی ہے۔ افریقنوں کا اپنے ملک پر آپ حکومت کرنا مستقبل میں قبل از وقت نہیں سمجھا جا سکتا۔

### ہندوستانیوں سے معاملہ

یونین کا نصب العین ہندوستانیوں کے متعلق نہایت واضح ہے۔ ہندوستان سے کینیا میں آنے والوں کے اعداد و شمار نہایت تکلیف دہ ہیں جنگ کے بعد گیارہ ہزار افراد ہندوستان سے یہاں آئے ہیں جس سے ان کی آبادی میں دس فی صدی اضافہ ہو گیا ہے۔ پیدائش وغیرہ کے ذریعہ طبعی ترقی اس کے علاوہ ہے۔ یونین کے نزدیک انڈین امیگریشن کے متعلق ماضی میں جو قوانین موجود تھے۔ ان سے کہیں زیادہ سخت قوانین کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔ اور اگر ہو سکے۔ تو اسے بالکل ہی بند کر دیا جائے۔ ہم اس قسم کی پالیسی ہرگز اختیار نہیں کر سکتے۔ جس سے کینیا کالونی مشرقی ممالک پر منحصر ہو کر رہ جائے۔ جو ہندوستانی اس وقت یہاں موجود ہیں۔ ان کی امداد اور ان کے حقوق کی حفاظت کا ذمہ ہم صرف اس صورت میں لے سکتے ہیں۔ جب کہ وہ برطانوی طرز زندگی کو اختیار کر کے کینیا کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دیں۔ ایسے لوگوں کو قانون ساز کونسل میں نمائندگی دی جائے گی۔ اور مقامی حکومت کے عہدوں میں بھی حصہ دیا جائے گا۔ لیکن ان کو کسی قسم کا عملی اقتدار حاصل نہ ہوگا۔

ہندوستان کی طرز معیشت کو برطانوی رنگ میں رنگین کرنے اور بادشاہ اور ہمارے قدیم اداروں سے اُن کی غیر منقسم ہمدردی و وفاداری حاصل کرنے کے لئے الیکٹرز یونین اس امر پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ کہ ہندوستانی سکولوں میں انگریزی ذریعہ تعلیم بنائی جائے۔

### لیبر پالیسی

اس سلسلے میں یونین کی سفارشات یہ ہیں کہ یورپین کاریگروں اور خود مینوں کو زیادہ تعداد میں یہاں منگوایا جائے۔ ورنہ افریقین لیبر بدستور ناقص اور نااہل رہے گی۔ علم طبقات الارض کے ماہرین کے ذریعہ سروے کرایا جائے۔ اور معدنیات معلوم کی جائیں۔ جو کمپنیاں اس وقت کان کنی کا کام کر رہی ہیں۔ یا کرنا چاہتی ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

ایک دوسرا کمیشن۔ صحت۔ اضافہ آبادی۔ اور زمین کی زراعتی قابلیتوں کے سروے کے لئے مقرر کیا جائے۔ جو ان تمام امور پر غور کر کے اپنی تجویز پیش کرے۔

### منتخب ممبران سے توقع

یونین نے منتخب شدہ ممبران کی کونسل سے اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ اپنے مطالبہ متحدہ محاذ قائم کرنے اور پارلیمنٹری طریقوں کے استعمال سے مندرجہ بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ اور حکومت کو مجبور کر دیں گے۔ کہ وہ ان کی پالیسی اور مرضی کے مطابق کام کرے۔

---

(درخواستِ دعا:۔ عزیز قریشی بنیامین ولد ڈاکٹر فضل حسین قریشی ساکن شہر سیالکوٹ۔ ورم دماغ کے عارضہ سے بیمار ہے۔ ہم اس نوجوان ہونہار بچہ کی بیماری سے سخت پریشان ہیں۔ احباب کرام سے التجا ہے کہ دعائے صحت فرمائیں۔ (سید محمد حسین احمدی آہنس وا نو نگوی شہر سیالکوٹ)

---

## چندہ تعمیر مسجد ربوہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

تعمیر مسجد ربوہ میں مالی قربانی پیش کرنے والے ایسے احباب کے اسماء جن کی طرف سے وعدوں کے ساتھ ہی نقد رقوم خزانہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ شائع کر کے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان احباب کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں یہ لوگ کہ جن کی تھوڑی سی مالی قربانی سے خلیفۂ وقت کی خوشنودی اور دعائیں میسر آجائیں۔ اور کتنے عقلمند ہیں وہ لوگ جو ایسی قربانیوں سے اگلے جہان کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین (ناظر بیت المال)

"نسیم اختر بنت مرزا محمد احمد صاحب ٹھرپارکر سندھ ۵/-/-
محمودہ بیگم بنت مرزا محمد احمد صاحب ٹھرپارکر سندھ ۵/-/-
افضال احمد پسر مرزا محمد احمد صاحب ٹھرپارکر سندھ ۲/-/-
اقبال احمد پسر مرزا محمد احمد صاحب ٹھرپارکر سندھ ۱/۸/-
حمیدہ بیگم بنت " " " " ۱/۸/-
والدین مرحومین " " " " ۴/-/-
اہلیہ مرحومہ " " " " ۲/-/-
امۃ الرشید مرحومہ بنت حکیم سردار محمد صاحب ٹھرپارکر۔ سندھ ۲/-/-
بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ڈگری سندھ ۲/-/-
چوہدری محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ انجینئر ڈگری سندھ ۱۰/-/-
مبارکہ نسرین بیگم صاحبہ بنت محمد شفیع صاحب ڈگری سندھ ۵/-/-
چوہدری محمد سلیم احمد صاحب پسر چوہدری محمد شفیع صاحب ۵/-/-
اہلیہ صاحبہ محمد سلیم احمد صاحب ۵/-/-
" معہ بچگان ۵/-/-
چوہدری محمد لطیف احمد صاحب معہ بچگان ۵/-/-
" عبدالرشید صاحب ڈگری ٹھرپارکر ۲۵/-/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-/-
بشریٰ بیگم بنت " " ۵/-/-
صالحہ بیگم بنت " " ۵/-/-
اُمۃ الرحمٰن صاحبہ بنت " " ۵/-/-

## درخواست دعا!

"میری منجھلی لڑکی امۃ الرحمٰن بچپن سے آشوب چشم کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں مولا کریم مرض سے کلی صحت و شفاء عطا فرمائیں۔ اور تازندگی آنکھوں کی بینائی قائم رکھیں۔ آمین۔ ثم آمین
حکیم عبد الرحمٰن احمدی چک ۲۴ ج ب براستہ چنیوٹ ضلع لائل پور)

# اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"...... یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں۔ اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا۔ وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو۔ جو اس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے یاد رکھو سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے۔ جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوئے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اسلئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔"

خدا سے ربط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی راہ میں قربانی کی جائے محض منہ سے کہہ دینا کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اس سے ربط پیدا نہیں کر دیتا۔ اور آج کل سب سے بڑی قربانی مال کی قربانی ہے اور موجودہ زمانہ میں مال کی قربانی کا معیار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ مقرر فرمایا ہے کہ ہر احمدی اپنی آمد کا ساڑھے سولہ فی صدی سے ۳۳ تینتیس فی صدی ہر ماہ سلسلہ کو ادا کرے اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ اس تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا ہو اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔ نیز فرمایا کہ حفاظت مرکز کے چندہ کے لئے جو تحریک کی گئی تھی۔ چونکہ وہ بڑی بھاری رقم ہے۔ اسلئے شرط یہی ہوگی کہ اگر کوئی شخص پچیس فیصدی چندہ دیتا ہے تو حفاظت مرکز اس میں شامل ہوگا لیکن ۲۵ فی صدی تک اگر چندہ نہیں دیتا تو حفاظت مرکز کا چندہ اسمیں شامل نہیں ہوگا۔

پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ میں اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ ہی اصل چیز ہے جس سے انسان کی دنیا میں عزت بنتی ہے اور اخلاق فاضلہ سے ہی انسان اپنے مقصد یعنی اللہ تعالےٰ کی محبت کو پا سکتا ہے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کے مطابق تحریک ستمبر میں آج ہی شامل ہو جائیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے آپ نظارت بیت المال سے براہ راست خط و کتابت فرما سکتے ہیں

نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

## مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم مبلغ یوپی

احباب کو اخبار الفضل مورخہ ۹/۱۰/۴۹ کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ مولوی اللہ بخش صاحب مبلغ یوپی ضلع مظفر نگر میں تالاب میں تیرنے کی مشق کرتے ہوئے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے نیک سیرت اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ تبلیغ کرنے کا ازحد شوق تھا۔ آپ کی عمر تقریباً پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ برس کی تھی۔ جب حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ جماعت کے آدمیوں کو فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے۔ تو آپ بھی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ تقریباً دو ڈھائی سال کے بعد بیمار ہو جانے کی وجہ سے ملازمت چھوڑ کر واپس آ گئے آپ سال میں کم از کم دو دفعہ ضرور قادیان آتے تھے۔ رمضان شریف میں تعلیم القرآن کلاس کے لئے قادیان آتے رہے اور جو کچھ قادیان میں پڑھ کر جاتے تھے۔ وہ جماعت کو بھی جا کر سناتے ۱۹۴۶ء میں جب آپ رمضان شریف میں تعلیم القرآن کلاس کے لئے آئے تو آپ نے زندگی وقف کر دی۔ اسکے بعد آپ گھر چلے گئے تین چار ماہ کے بعد آپ کو دعوۃ تبلیغ کی طرف سے چٹھی ملی کہ آپ فوراً قادیان آ جائیں۔ تو آپ اسی وقت چل پڑے۔ قادیان میں آکر آپ دیہاتی مبلغین کلاس میں داخل ہو گئے فسادات کے دنوں میں بھی آپ قادیان میں ہی رہے۔ دسمبر ۱۹۴۸ء میں آپ کو یوپی (ہندوستان) ضلع مظفر نگر میں تبلیغ کے لئے بھیج دیا۔ جہاں آپ نے بڑی اچھی طرح تبلیغ کی۔ آخر آپ ۵ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ایک تالاب میں ڈوب کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ آپ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ آپ کے والد ماجد صحابی ہیں اور بہت ہی نیک آدمی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ دے۔ اور آپ کے والدین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد حیات سکنہ ادرحمہ ضلع سرگودھا حال تعلیم الاسلام کالج لاہور)

## دنیا کا سب سے چھوٹا ریڈیو

لندن (ہوائی ڈاک) اولیمپیا کے مقام پر جو ستائیس ستمبر سے آٹھ اکتوبر تک ریڈیو کی قومی نمائش "ریڈیو اولمپیا" ہو رہی ہے۔ اس میں اے۔ جی بالکو سب لمیٹڈ کی طرف سے دنیا کے سب سے چھوٹے آل ویو ریڈیو کی نمائش ہو رہی ہے۔ اسی نمائش میں اور ڈیزائنوں کے ساتھ ساتھ ایک دستی بیگ نما ریڈیو بھی ہے۔ جس کا مجموعی وزن صرف پانچ سیر ہے۔ اس کا ڈھکنا جس میں یہ ریڈیو بند کر کے لے جایا جا سکتا ہے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ ان سب کے بارے میں تفصیلات ریڈیو انڈسٹری کاونسل، ۱۱۔ گارک اسٹریٹ، لندن ڈبلیو سی۔ ۲ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

## سکرٹریان تبلیغ توجہ فرمائیں

تاحال مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے یوم التبلیغ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ باقی جماعتوں نے ابھی تک اس کی طرف توجہ نہیں دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید انہوں نے یوم التبلیغ نہیں منایا۔ (نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پس اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ جلد رپورٹیں بھجوائی جاویں۔ ورنہ خاموشی سے یہی نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ جماعتوں نے مرکز کے مقررہ اجتماعی یوم تبلیغ کا احترام نہیں کیا جس کے لئے یقیناً جماعتیں قابل مؤاخذہ ہیں۔ اب تک رپورٹ بھجوانے والی جماعتیں یہ ہیں:۔

گکھڑ سے صرف ایک فرد کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جماعت کی نہیں۔ منٹگمری۔ نزگرٹی۔ آئمہ سیالکوٹ چھاؤنی۔ اوجمال۔ ربوہ۔ گکھڑ۔ ہڑپہ۔ شیخوپورہ۔ تلونڈی راہ والی۔ کوئٹہ۔ اوکاڑہ۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ بدوملہی۔ ملتان۔ احمد نگر۔ کھاریاں۔ لاہور چھاؤنی۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ لائلپور۔ دینا پور۔ قصور۔ دودہ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مانسر چھاؤنی کراچی۔ مانسہرہ کیمپ۔ حوث ب

## مہاراشٹر یہ صوبہ بنانے کا مطالبہ

پونا ۱۱ر نومبر۔ مہاراشٹرا پروونشل کانفرنس کی جنرل میٹنگ نے آج اس امر کا مطالبہ کیا۔ کہ لسانی لحاظ سے مہاراشٹرا کا صوبہ بنایا جائے۔ جس میں بمبئی بھی شامل ہو۔

## مشرقی پاکستان میں
### اہم صنعتی مرکز قائم کئے جا رہے ہیں!

ڈھاکہ ۱۱ر نومبر:۔ اکھوارہ سے بھیرون بازار تک ریلوے لائن کو ڈبل کرنے کا کام جاری ہو چکا ہے پٹڑی بنانے کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے یہ دونوں شہر ڈھاکہ۔ چٹاگانگ ریلوے پر واقع ہیں۔ اول الذکر شہر دریائے برہم پترا پر واقع ہے۔ اور بہت بڑا تجارتی مرکز ہے۔ آخر الذکر شہر ایک ریلوے جنکشن ہے جہاں سے اکھلی۔ سلہٹ چٹاگانگ اور ڈھاکہ کو ریلوے لائنیں جاتی ہیں عظیم ڈھاکہ اور عظیم چٹاگانگ کی سکیم پر بھی عمل جاری ہے۔

### اجلاس جناب ملک محمد حیدر صاحب بی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات باختیارات کلکٹر

خوشی محمد ولد کرم علی قوم ماچھی سکنہ باہروال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بنام

کرتار سنگھ۔ جیون سنگھ و ارجن سنگھ پسران پرتاپ سنگھ گوپال سنگھ ولد ٹھاکر سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ باہروال تحصیل کھاریاں و افسر محکمہ بحالیات گجرات

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع باہروال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

مقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۱۲/۴۹/۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا کلید ہے

## تشخیص بجٹ ۵۱-۱۹۵۰ء

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عنقریب انسپکٹران بیت المال جماعتوں میں جائیں گے۔ تاکہ سال آئندہ ۵۱-۱۹۵۰ء کے بجٹ کی تشخیص کریں۔ احباب سے امید ہے۔ پورا پورا تعاون کریں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

## ہندوستان کیلئے آسٹریلیا کی گندم

کینبرا ۱۱ر نومبر:۔ حکومت آسٹریلیا نے برآمد ہونے والی گندم کی قیمت بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے چنانچہ ہندوستان آسٹریلیا سے جس قدر گندم درآمد کرے گا۔ اسے اس کے لئے ۲۸ فیصدی زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

### اجلاس جناب ملک محمد حیدر صاحب بی سی۔ ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات باختیارات کلکٹر

خوشی محمد ولد کرم علی قوم ماچھی سکنہ باہروال تحصیل کھاریاں

بنام

ہرسنگھ سردار سنگھ پسران گنڈا سنگھ قوم اروڑہ سکنہ باہروال تحصیل کھاریاں و افسر محکمہ بحالیات ضلع گجرات

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع باہروال تحصیل کھاریاں

مقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۱۲/۴۹/۱۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

# کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام ہی کر سکتے ہیں ہندوستان نہیں

## کشمیری طلباء کے لیڈر کا بیان

لاہور ۱۱ نومبر - مسٹر محمد اعظم بٹ آزاد کشمیر سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر نے آج ورلڈ فیڈریشن اور نوجوانوں کی دوسری جمہوری انجمنوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں پر زور دیں کہ وہ کشمیر کے مسئلہ پر سیکیورٹی کونسل میں صحیح قدم اٹھانے کا مطالبہ کریں تاکہ لاکھوں عورتوں، مردوں اور بچوں کو مقبوضہ ہندوستانی کشمیر میں بھوک، عزت اور بے کاری سے بچایا جا سکے۔

مسٹر اعظم اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ جموں و کشمیر کے عوام کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے وہ اب زیادہ دیر تک بین الاقوامی جماعت کے فیصلہ کا انتظار نہیں کر سکتے۔ وہ پچھلے دس ماہ سے نہایت بے صبری کے ساتھ صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے مغرورانہ رویہ نے اور سیکیورٹی کونسل کے نرم سلوک نے مصالحت کی پر امن کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ تاخیر سے نہ تو کشمیر کمیشن کا کوئی بھلا ہے اور نہ ہی ہندوستان کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے اس سے صرف لوگوں کی زندگی و موت کا سوال وابستہ ہے کیونکہ ہر روز جو دن گذرتا ہے۔ اس سے کشمیر کے مقبوضہ حصہ میں مسلمانوں کے جانی و مالی اتلاف میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ آپ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کی راہ میں روکاٹیں پیدا کرنے کی کوشش کشمیریوں کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی جو کشمیر کو پاکستان میں شامل کرانے کا عزم کر چکے ہیں۔ یہ فیصلہ کرنا کشمیریوں کا کام ہے ہندوستان کا نہیں۔ اگر پر امن طریقہ سے معاملہ طے نہ ہوا تو کشمیر کے مسلمان مجبور ہو جائیں گے کہ وہ تمام معاملہ اپنے ہاتھوں میں لیں اور خود اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کریں اور اس مقصد کے لئے تلوار اٹھانے سے بھی نہیں ہچکچائیں گے یہ امن پسند دوستوں کا کام ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کو پر امن طور پر حل کرائیں۔ کیونکہ اگر مسلح جنگ شروع ہو گئی تو وہ تمام دنیا کو اپنی تباہ کن لپیٹ میں لے لے گی۔

آپ نے مزید کہا کہ آزاد کشمیر کے ہراول دستے طالب علم ہیں اور وہ اپنی آزادی کو حاصل کرنے اور کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کے لئے ہر قسم کی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بقیہ صفحہ اول

## آقائے فلسفی کا خیر مقدم

پاکستان اور ایران دونوں متحد ہیں۔ خدا کرے وہ آئندہ بھی ایک رہیں۔ اور نہ صرف ان دونوں کا اتحاد برقرار رہے۔ بلکہ تمام عالم اسلام متحد ہو کر ایک بلاک کی صورت اختیار کر لے

لاہور میں آپ کا قیام چار روز تک رہے گا۔ اتوار مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد دوپہر آپ ایلا پارک لاہور میں ایک جلسہ عام میں تقریر فرمائیں گے۔ اس دن صبح ۱۱ بجے سے ۱ بجے بعد دوپہر تک موجودہ کربلا گامے شاہ میں ایک مجلس میں شرکت فرمائیں گے۔ پیر کو صبح دس بجے بورڈنگ میں آپ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ اور شام کے ساڑھے چار بجے ان کے اعزاز میں گلستان فاطمہ میں سٹی مسلم لیگ کی طرف سے ایٹ ہوم دیا جائے گا۔ (سٹاف رپورٹر)

## فیکٹریوں کے نمبر لینے کی آخری تاریخ ۱۰ دسمبر کر دی گئی!

لاہور ۱۱ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے مغربی پنجاب کاٹن کنٹرول رولز مجریہ ۱۹۴۹ء کے قاعدہ نمبر ۱۰ (۲) میں مندرجہ احکام کے مطابق فیکٹری نمبر مختص کئے بغیر کپاس اوٹنے، کپاس پریس کرنے اور بنولوں کے تیل کے کارخانوں کے کاروبار میں ۱۰ نومبر سے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء تک تاریخ میں توسیع کی ہے۔ اس لئے موجودہ کارخانے فیکٹری نمبر کے بغیر ۱۰ دسمبر تک کام جاری رکھ سکتے ہیں مزید کوئی تاریخ بڑھائی نہیں جائیگی۔ اور ان کارخانوں پر قابض اشخاص کو زیادہ سے زیادہ دس دسمبر تک فیکٹری نمبر کے حصول کے لئے درخواست دے دینی چاہیئے

(سرکاری اطلاع)

## ایلب ندی آخری دفاعی لائن ہوگی

پیرس ۱۱ نومبر۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈین ایچی سن نے مسٹر بیون اور فرانسیسی وزیر خارجہ کو بتایا کہ امریکی محکمہ خفیہ پولیس کی اطلاع کے مطابق روس نے مغرب کی طرف آہستہ آہستہ اپنی طاقت بڑھانی شروع کر دی ہے۔ آپ نے کہا ایسی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ روس کی بعض مسلح ڈویژنیں ہنگری میں ہیں۔ روس کے مغرب کی طرف بڑھنے کی خبر کی شہادت پولینڈ کے ملٹری چیف کی معرفت بھی ملی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ ایلب ندی کو ہی دفاعی لائن بنانے کے حق میں ہے۔ اور اس بات کی تائید میں بھی کہ مغربی جرمنی کو مسلح کر دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ اس بات کے حق میں بھی ہے۔ کہ فرانسیسی فوج کو بڑھا کر ۲۰ ڈویژنیں بنا دی جائیں۔ (اسٹار)

# مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کو امریکہ جانیکی دعوت

## پریس کانفرنس میں صدر ٹرومن کا بیان

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ صدر ٹرومن نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کے امریکہ تشریف لانے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ ابھی تک موصوف کے نام کوئی دعوت نامہ ارسال نہیں کیا گیا۔ لیکن اس دعوت نامے کی ترسیل کے امکان پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور مسٹر ڈین ایچی سن وزیر خارجہ امریکہ مناسب وقت پر اس سوال کو توجہ کا مرکز بنائیں گے۔ صدر ٹرومین سے استفسار کیا گیا تھا۔ کہ آیا وہ ان اطلاعات پر کوئی تبصرہ کریں گے جن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ پنڈت نہرو کے حالیہ دورے کی طرح اس امر کا امکان ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی خان بھی امریکہ کا دورہ کریں۔ صدر ٹرومن نے جواب دیا۔ کہ یہ سوال زیر غور ہے۔ اس پر نامہ نگاروں نے پوچھا کہ آیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وزیر اعظم پاکستان کو دعوت دی جا چکی ہے۔ صدر ٹرومین نے اس کا جواب نفی میں دیا۔ اور کہا۔ کہ وزیر خارجہ امریکہ مناسب وقت پر اس مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کریں گے۔

کراچی ۱۰ نومبر آج امریکہ کی مجوزہ دعوت کے بارے میں کراچی کے سرکاری حلقوں سے استفسار کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اس دعوت کا کوئی علم نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ ہمیں اس خبر پر کوئی تبصرہ کرنے کی فرصت نہیں

## شاہ ایران اپنے دورہ پاکستان میں

کراچی ۱۱ نومبر۔ کراچی کے ہوائی کلب نے فیصلہ کیا ہے کہ جب اعلیٰ حضرت شاہ ایران پاکستان تشریف لائیں۔ تو انہیں ہوائی کلب کا معائنہ کرنے کی دعوت دی جائے اس دعوت کی وجہ یہ ہے۔ کہ شاہ ایران ہوا بازی سے بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ کلب نے ایک اور ہینگر تعمیر کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

## مغربی پنجاب کے مشیروں کی پالیسی

### ملک محمد انور کی اہم تقریر

ننکانہ صاحب ۱۱ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے مشیر اعلیٰ ملک محمد انور نے ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشیروں کی پالیسی مرکزی حکومت اور مسلم لیگ کی پالیسی ہوگی۔ ہم بددیانتی اور رشوت کا انسداد کریں گے آج ملک محمد انور میاں عبدالباری کی معیت میں ننکانہ پہنچے تھے عوام نے شاندار استقبال کیا اور ان کا دس میل لمبا جلوس نکالا

## راشٹریوں کو کانگرس کا ممبر بنانے پر مجلس عاملہ دوبارہ غور کرے گی

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس ۱۵ نومبر کو دہلی میں ہو رہا ہے۔ اس میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممبروں کو کانگرس کا ممبر بنانے کے سلسلے میں دوبارہ غور و خوض ہوگا۔ اس وقت ۶ صوبائی کانگرس کمیٹیوں نے اس معاملہ پر نظر ثانی کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ سنگھ کے ممبروں کے کانگرس میں شامل ہونے سے فاشسٹ اور عصبیت پسند لوگوں کو تقویت مل جائے گی مجلس عاملہ زبانوں کے مسئلے پر بھی غور کرے گی کانگرس کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اس اجلاس میں مشرقی پنجاب کے معاملات پر بھی بحث کی جائیگی

طہران ۱۱ نومبر۔ طہران کی انتخابی کمیٹی نے ووٹوں کی گنتی کا سلسلہ موقوف کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کمیٹی بہت جلد اپنے منصب سے مستعفی ہو جائے گی۔ اس تعطل اور استعفیٰ کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ پچھلے چند دنوں میں ووٹوں کی بعض صندوقچیاں توڑ پھوڑ دی گئی ہیں

بقیہ صفحہ اول

## ۱۹۵۳ء کے آخر تک برطانوی افسروں کو فارغ کر دیا جائیگا

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پاکستان کے تحفظ کا تمام تر دارومدار ہماری فوجی طاقت پر ہے۔ اور فوجی طاقت اچھے اور لائق افسران میسر آئے بغیر اس معیار پر نہیں پہنچ سکتی۔ جس معیار پر اس کو پہنچانا ضروری ہے۔ یہ امر نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ مردہ آدمی کبھی دوبارہ زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی ہاری ہوئی جنگ میں دوبارہ فتح حاصل کی جا سکتی ہے پس نوجوانوں کو فوجی ضروریات پورا کرنے کی طرف سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔

آپ نے فوجی زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اور یہ امر واضح کرتے ہوئے کہ قوم کے نوجوانوں کو اعلیٰ فوجی عہدے سنبھالنے کا اہل کیونکر بنایا جا سکتا ہے کہا۔ کہ میں اہل افسران پیدا کرنے کی جو اپیل کر رہا ہوں وہ فی نفسہ بہت اہم ہے۔ میں یہ اپیل اپنے قلب کی گہرائیوں سے پاکستان کے ان مایہ ناز دلیر فوجی سپاہیوں کے لئے کر رہا ہوں۔ جو پاکستان کی حفاظت میں آخر دم تک لڑنے کا عزم کئے بیٹھے ہیں۔ اور اس بات کے خواہاں ہیں۔ کہ وہ اہل ترین افراد آگے آئیں۔ جو انہیں امن کی گھڑیوں میں تربیت دیں۔ اور اگر کبھی موقع پیدا ہو تو میدان جنگ میں ان کی رہنمائی کریں۔ ایسی رہنمائی کہ جو ان کو بالآخر فتح یاب کرے اور شکست سے کسی حال میں بھی دوچار نہ ہونے دے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اس وقت پاکستانی افواج میں ۳۴۳ برطانوی افسران ہیں۔ جنہیں رفتہ رفتہ فارغ کیا جا رہا ہے چنانچہ دسمبر کے آخر تک ۳۰ برطانوی افسران کو فارغ کر دیا جائیگا اور ۱۹۵۳ء کے آخر تک فوج میں کوئی غیر پاکستانی باقی نہ رہے گا۔

کسٹوڈین کی جانب سے متعلقہ ڈپٹی کمشنر بحالیات کے دفتر میں کی جانی چاہئیں